رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

اب گیا وقتِ خزاں	عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا	دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور سے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ٦١	مورخہ ۲ فروری سنہ ۱۹۲۲ء	یوم پنجشنبہ	مطابق ۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۰ھ	جلد ۹

فہرست

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۸ جنوری کی صبح کو قادیان سے باہر دیہات میں بطور سیر تشریف لے گئے تھے ۔ اور ۲۹ جنوری کو عشاء کے وقت تشریف لے آئے ۔ حضور کی غیبوبت میں جماعت قادیان کے امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب تھے ۔

رسالہ تحفہ شہزادہ ویلز کا جناب چودھری ظفر اللہ خان بی اے بیرسٹر ایٹ لاء امیر جماعت احمدیہ لاہور نے انگریزی میں ترجمہ مکمل کر لیا ہے ۔ جسے ۳۰ اور ۳۱ کو حضور نے ملاحظہ فرمایا ۔

مکرم ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی افسوس ہے کہ یکم فروری رات کو فوت ہو گئے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مفصل آئندہ ۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ ۔

(از جناب مولوی عبد الرحیم صاحب ۔ نیر)

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ایک گاؤں میں سے گذرتے ہوئے لوگوں کو موت کی تقریب پر جمع اور ناچ و رنگ میں مصروف پایا ۔ مگر سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر کی پکار نے ان کو ہمارے قافلہ کی طرف متوجہ کیا اور لڑکے لڑکیاں بچے بوڑھے سینکڑوں کی تعداد میں سفید اسو فان کو دیکھنے آ گئے ۔ میں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور کھڑا ہو گیا ۔ جماعت سے کہا کہ فانٹی نعت پڑھیں یعقوب کا آواز نکالنا اور جماعت کا جواب دینا تھا کہ مجمع اور بڑھ گیا ۔ بچے سب کے سب برہنہ میرے نزدیک تھے ۔ عام خطبہ کے بعد جس کا ترجمہ عربی ترجمان ہر فقرہ عربی کے بعد فانٹی میں کرتا رہا ۔ میں نے بچوں کو مخاطب کیا اور ان کو کہا کہ میرے ساتھ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تلاوت کریں ۔ ان تمام بت پرستوں کے اسلام کی فطرت رکھنے والے بچوں نے دین فطرت کے کلمہ طیبہ کو خوبصورتی سے ادا کیا ۔ الحمد للہ ۔

ایک احمدی مبلغ کی رپورٹ ۔ ۷۵ نو مسلم

عزیز اخویم یعقوب نے عربی میں اپنے کام کی رپورٹ بھیجی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے ۔ کہ میں سلسلہ احمدیہ کا ایک مبلغ ہوں ۔ لوگوں کو تبلیغ کرتا ہوں ۔ اور ۷۵ نئے اشخاص مرد و عورت سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ۔ میں آپ سے امید کرتا ہوں ۔ کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور اطلاع کر دیں ۔ اور میرے لئے دعا کی درخواست

کریں ۔ یہ خط بجنسہٖ حضور خلافت مآب میں بھیج دیا ہے ۔

تار کے ذریعہ پورٹ نو مسلم عزیز عبد الکریم سکرٹری سویڈرو سراہا تار دیتے ہیں۔

"بے مجھے چار مردوں کے نام اور دو لڑکیوں کے نام بھیجئے" کریو

ساحل کی انگریزی میں "نام لینا" "یا دینا"

To take & give name

کے معنے اسلام لانا ہے ۔ ابھی تک مبلغ اور نو مسلم سب ابتدائی نو مسلم اعراب ہیں ۔ اللہ تعالیٰ انہی میں سے اہل علم و دانش پیدا کر دیگا ۔ انشاء اللہ ۔ یہ تار بھی حضور خلافت میں ارسال کر دیا گیا ہے ۔ اس کا جواب مفصلہ ذیل دیا گیا ۔

"خدا انہیں برکت دے ۔ مردوں کا نام مہدی آدم احمد ۔ عیسیٰ رکھ دیں ۔ لڑکیوں کا نام مریم اور عائشہ رکھیں ۔ داعی الی الخیر ۔"

دار التبلیغ الحمد للہ کہ نئے دار التبلیغ میں جو ۳ پونڈ ماہوار کرایہ پر لیا ہے ۔ ۱۵ ۔ اکتوبر سے کام شروع کر دیا ہے ۔ بالا خانہ کے مکان میں دو وسیع ہال ہیں ۔ جنمیں سے ایک میں لائبریری ہے اور دوسرے میں مدرسہ رکھا ہے ۔ چار کمرے ہیں ۔ جنمیں سے ایک نماز کے لئے مخصوص ہے ۔ اور اسی میں صلوٰۃ خسوف ۱۷ ۔ اکتوبر کی شب کو باجماعت ادا کی ۔ اور خطبہ ترجمان کی مدد سے پڑھا ۔ افتتاح دار التبلیغ کی ۔ دعا و خطبہ میں یوروبا اور فینٹی ہر دو شامل ہوئے ۔ اور ہر دو زبانوں کے ترجمانوں نے خطبہ کا ترجمہ کر کے سنایا ۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے ۔ کہ یہ بیج سالٹ پانڈ میں ایک دن پھولیگا پھلیگا ۔ گو اسوقت خاص سالٹ پانڈ میں ایک بھی احمدی نہیں ۔ مگر دار التبلیغ کے افتتاح کے ساتھ ہی اچھی قسم کے تعلیم یافتہ آدمی آنے شروع ہو گئے ہیں ۔ دروازہ دار التبلیغ پر مفصلہ ذیل بورڈ لٹک رہا ہے ۔

الله	محمد
Ahmadia movement in Islam	
Library and Reading Room	
Salt Pond	

ترجمہ تازہ پروگرام مطبوعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ حضرت مولوی عبد الرحیم نیّر ۔ فل ۔ بی ۔ ایم ۔ ایس ۔ بی وغیرہ مبلغ سلسلہ احمدیہ تقریروں کا ایک سلسلہ "دار التبلیغ" متصل مرز فیکٹری کمرشل روڈ ۔ میں مضامین ذیل پر شروع کرینگے ۔

۱ ۔ اسلام صلح و آشتی کا مذہب اور سچی محبت ہے ۔ بروز ہفتہ ۲۲ ۔ اکتوبر ۔ ۵ ۔ ۶ بجے شام

۲ ۔ مقدس نبی ۔ یسوع مسیح لعنتی موت سے کیسے فوت نہیں ہوئے

اتوار ۔ ۲۳ ۔ اکتوبر ۔ ۵ ۔ ۶ بجے شام

۳ ۔ مسیح کی آمد ثانی اور دنیا کی سخت ترین ضروریات کا پورا ہونا

۴ ۔ گناہ سے کس طرح نجات مل سکتی ہے ۔ منگل ۔ ۲۵ ۔ اکتوبر ۔ ۵ ۔ ۶ بجے شام ۔

ہر خاص و عام کو مخلصانہ دعوت ہے ۔ سوالات و اظہار رائے کا موقعہ دیا جائیگا ۔ لائبریری و ریڈنگ روم ۵ بجے سے ۷ بجے تک کھلا رہیگا ۔

صحائف مقدس کا درس ہر شام ۷ بجے سے ۸ بجے شام تک

سکرٹری ۱۹ ۔ اکتوبر سالٹ پانڈ

درخواست دُعا کام بہت وقت تھوڑا ۔ تنہائی آب و ہوا کا مقابلہ غربت و افلاس ہر چیز سے مقابلہ ہے ۔ سہارا محض دعا ہے ۔ اسی توکل پر کام ہے اور بس ۔

اخبار احمدیہ

ٹریٹوریل کمپنی میں احمدی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے میں ٹریٹوریل فوج میں بھرتی ہو کر دو ماہ کیلئے چھاؤنی جالندھر میں کام سیکھ رہا ہوں ۔ ہم تین احمدی بھائی کام سیکھنے والے ہیں ۔ جو بڑے شوق سے کام کر رہے ہیں ۔ افسر اور سکھانیوالے مہربانی اور عزت سے پیش آتے ہیں ۔ اور کام سکھانے میں پوری سعی کرتے ہیں ۔ احباب دعا فرماویں ۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنے اصل مقصد اشاعت احمدیت میں اس رنگ میں بھی کامیاب ہونے کی توفیق بخشے ۔

خاکسار غلام نبی (ایڈیٹر الفضل) لیس نائک ٹیریٹوریل کمپنی بٹالین ۲/۱۵ پنجابیز ۔ چھاؤنی جالندھر

تصحیح الفضل مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۲۲ء کے پرچہ میں جلسہ سونگھڑہ کٹک کے عنوان سے جو مختصر نوٹ میری طرف سے شائع ہوا ہے ۔ اسمیں ایک غلط فہمی ہوئی ہے فی الحقیقت اس شخص نے ایک احمدی لڑکی کو نہیں ۔ بلکہ ہمارے دو احمدی نوجوانوں کو عام قبرستان میں دفن کرنے سے مجبور کیا تھا ۔ عاجز صمصام الدین احمدی از سونگھڑہ ۔ ضلع کٹک

اطلاع صرف خریداران الفضل کیلئے سال بھر کیلئے مطبوعہ شمسیہ جنتری خط آنے پر مفت ملیگا ۔

پتہ ۔ ڈاکٹر شمس الدین سب اسسٹنٹ سرجن کوہلو (بلوچستان)

اعلان نکاح سید صادق علی ولد سید امداد علی صاحب ساکن انبیٹھا ضلع سہارنپور کا نکاح سلمیٰ بنت سید محبوب عالم ساکن موضع لرسا ضلع گیا ملازم کینال آفس آرہ سے ایک ہزار روپیہ مہر پر ۲۵ ۔ جنوری ۱۹۲۲ء کو ہوا ۔ خطبہ نکاح خود حضرت صاحب نے پڑھا ۔ اور خوشی کا اظہار فرمایا ۔

سید محمود عالم برادر حقیقی سید محبوب عالم قادیان دارالامان ۔

ولادت جناب بابو علی بخش صاحب ڈیمارکیشن آفیسر سکرٹری جماعت احمدیہ بھوپال اطلاع دیتے ہیں ۔ کہ ۱۲ و ۱۳ ۔ جنوری کی درمیانی شب کو اللہ تعالیٰ نے انہیں تیسرا لڑکا عطا کیا ۔ نام عبد الباری ۔ اللہ تعالیٰ خادم سلسلہ بنائے ۔ پسر اول عبد الغنی کی تاریخ ولادت ۱۲ ۔ جولائی ۱۹۱۶ء ۔ پسر دوم عبد الحی کی ولادت ۹ ۔ فروری ۱۹۲۰ء (تین روپے داخل غریب فنڈ ۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء)

خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۸ ۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء بروز ہفتہ بوقت سوا گیارہ بجے صبح مجھے ایک لڑکا عطا کیا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح نے صلاح الدین رکھا ۔ خدا اسکو ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے ۔

خاکسار ۔ نظام الدین احمدی ہیڈ آنا ریلوے دفتر ۔ ٹی ۔ پی سیکشن لاہور

مولا کریم نے اپنے فضل و کرم سے اس عاجز کو ۲ ۔ جنوری کو لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اسے صالح ۔ متقی ۔ دیندار بنا کر مسیح موعود کا سچا خادم بنائے ۔ نیز خاکسار کے لئے بھی دعا فرمائیں ۔

خاکسار محمد علی احمدی ۔ اسسٹنٹ سرجن موگنیا کالونی ایرڈیگیوٹ

درخواست دُعا جناب قاضی عبد اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان کی اہلیہ محترمہ عرصہ سے ایک سخت مرض میں مبتلا ہیں ۔ سب صاحبان اپنے خاص اوقات میں ان کیلئے دعا فرماویں ۔

فضل حسین احمدی مہاجر ۔ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲- فروری ۱۹۲۲ء

کابل میں احمدیوں کو آزادی

امیر کابل کا مخلصانہ شکریہ

وہ سرزمین جو کابل کے نام سے دنیا میں مشہور ہے۔ جہاں ایک زمانہ میں مذہبی آزادی کا نام ونشان نہ تھا۔ جہاں سب سے بڑا جرم اختلاف مذہبی سمجھا جاتا تھا۔ جو ملک ہر قسم کے لوگوں کو جگہ دے سکتا تھا۔ مگر جمہور کے عقائد سے الگ ہونیوالا خواہ کتنا ہی امن پسند کیوں نہ ہو۔ امان نہیں پاسکتا تھا۔ ملک بدر کیا جاتا تھا۔ جیلخانوں میں منقطع ہونے والی مدت تک کے لئے ڈالا جاتا تھا یا سُولی پر چڑھایا اور بھوکوں مارا جاتا اور قتل کیا جاتا اور سنگسار کردیا جاتا تھا۔ جہاں انصاف وعدل کی حکومت نہ تھی۔ بلکہ طاقت اور ظلم وجور کی حکومت تھی۔ جہاں کوئی اُصول نہ تھا۔ بلکہ بے اصولی سب سے بڑا اصول شمار کیا گیا تھا۔ کہنے کو وہ حکومت اسلام کی حکومت تھی۔ مگر اسلام کے نام لیواؤں کے لئے وہاں کوئی سلامتی نہ تھی وہ لوگ جو قرآن وحدیث کے مطابق عمل رکھتے تھے محض جاہل ملاؤں کی خشمگین نگاہوں سے مرعوب ہوکر ملک سے نکال دئے جاتے تھے۔ وہ لوگ جو امن وامان۔ عدل وانصاف۔ رافت ونرمی۔ اخلاق وانسانیت۔ ہدایت اور تقوے کا وعظ کہتے تھے۔ اس سنگلاخ زمین میں سب سے بدترین مخلوق سمجھے جاکر قتل کئے جاتے تھے۔ اگرچہ کہنے کو وہاں حکومت قرآن کی تھی۔ مگر قرآن کے احکام وہاں پامال ہوتے تھے۔ قرآن کریم کا صریح حکم تھا کہ ویکون الدین للہ۔ مگر وہاں دین خدا کے لئے نہیں۔ بلکہ عوام اور ملاؤں کے لئے منوایا جاتا تھا۔ ایسے ملک میں دین کے نام پر جس قدر بھی خونریزیاں اور جبر وتعدی اور ظلم آفرینی اور بربریت ہوئی۔ ان کا شمار کرنا یا ان کی تفصیل میں پڑنا ایک دفتر بے پایاں کا کھولنا ہے۔ مگر تاہم دو مثالوں کا تذکرہ غیر موزون نہ ہوگا۔ مولوی عبداللہ غزنوی جیسا پارسا اور متقی انسان کیوں جلاوطن کیا گیا۔ کیوں اس کا وطن مالوف اس کے لئے خارستان بنادیا گیا۔ اس کی وجہ یہی اور محض یہی تھی کہ اس کا عقیدہ عوام مسلمانوں کے مطابق نہ تھا۔ وہ باخدا انسان قرآن کا وعظ کہتا اور حدیث کا درس دیتا تھا۔ اور پھر (حضرت) صاحبزادہ (مولانا) سید عبداللطیف رضی اللہ عنہ کیوں شہید کیا گیا۔ کیا وہ ملک کا قانون توڑنے والا تھا کیا اس نے بادشاہ کے خلاف کوئی سازش کی تھی۔ کیا وہ اخلاقی یا قانونی جرائم کا مرتکب ہوا تھا۔ ان میں سے کوئی بھی بات نہ تھی۔ وہ بادشاہ کا خیر خواہ اور وفادار تھا۔ اور دوسرے عیوب سے پاک وصاف۔ ہاں اس کا اگر کوئی جرم تھا۔ تو محض یہ کہ وہ ایک خدا کا پرستار اور بشارات قرآن وحدیث کا مصداق ایک بلند وبرتر حمید ومجید ہستی کو تسلیم کرتا تھا۔ اس کا جرم وہی تھا۔ جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جرم تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ کا جرم تھا۔ عثمان رضی اللہ عنہ وعلی رضی اللہ عنہ کا جرم تھا۔ مگر اس کے ساتھ سلوک وہ کیا گیا۔ جو کسی بدترین مخلوق سے بھی نہیں کیا جاسکتا۔ شہدائے کربلا مظلوم ہیں۔ اور اسمیں شک نہیں کہ بڑے مظلوم۔ مگر شہید کابل ان سے کم مظلوم اور ستم رسیدہ نہیں۔ کربلا والوں کے پاس خواہ نام نہاد ہی سہی۔ تاہم مقابلہ کے لئے طاقت تھی۔ اور انھوں نے مرنے سے پہلے کسی حد تک مقابلہ بھی کیا مگر شہید کابل کے پاس کوئی طاقت مقابلہ نہ تھی۔ یہ صحیح معنوں میں نہتا تھا۔ اور شکار ظلم وجور۔ اس لئے یہ کہنا غلط نہیں۔ کہ شہید کابل مظلوم تھا۔ اور بہت سے شہدا سے بڑھکر۔ احمدیت نے شہدا کی پہلی قسط میں اتنا بڑا انسان پیش کیا۔ کہ تاریخ اس عظمت کا انسان کم پیش کرےگی۔ مگر جیسا کہ شہید مظلوم نے اپنی شہادت سے قبل کہا تھا۔ کہ اس سنگلاخ زمین میں صداقت کا بیج بونے کے لئے میرے خون کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ان کی شہادت رنگ لائی۔ اور سینکڑوں نے اس صداقت کو قبول کیا۔ جس کے راستہ میں طاقتیں اور قومیں کھڑی ہوگئی تھیں۔ مگر اس طرف آنیوالے دیکھ کر اور سمجھ کر آتے تھے۔ اور احمدیت کو قبول کرنے سے پہلے فیصلہ کرلیتے تھے۔ کہ جانان کو پانا ہے۔ تو جان بھی دینا پڑیگی۔ سُرخرو ہونا ہے۔ تو خون سے تمام جسم لالہ زار اور گلنار بنانا پڑیگا۔ سرداری ملیگی مگر سر دیکر۔ جب آنے والے اس عزم وارادے سے آتے تھے۔ تو ان کو قید وقتل کی سزائیں کہاں احمدیت کے قبول کرنے سے روک سکتی تھیں۔ وہ احمدی ہوئے۔ مگر شہید عبداللطیف کی سنگساری کا تماشہ دیکھنے والی آنکھیں احمدیوں کو کب امن وامان کے ساتھ آزادی کی ہوا کھاتا ہوا دیکھ سکتی تھیں۔ اس لئے ان کو جیلخانوں میں ڈالا گیا اور طوق وسلاسل سے آراستہ۔ مگر آخر ہوا نے بھی رُخ بدلنا تھا۔ دنیا کا یہی قانون ہے۔ رات کے بعد دن ضرور آتا ہے۔ تاریکی کے بعد لازمی طور پر روشنی۔ اس لئے وہ عہد مظلمہ گذر گیا۔ اور آزادی کے آفتاب کی کرنیں کابل کے پہاڑوں میں بھی نظر آنے لگیں۔ حکومت کی باگ ایسے ہاتھوں سے قدرت نے [illegible] جن پر ملاؤں کی حکومت تھی۔ اور ان ہاتھوں کو سونپ دی۔ جو کہ اپنے ملک کو بربریت سے نکالکر گہوارہ تہذیب وتمدن تعلیم وشائستگی بنانا چاہتے تھے۔ مگر جیسا کہ قاعدہ ہے۔ ہر ایک اچھا کام ایک ہی دن میں نہیں ہو جایا کرتا۔ اس کے مطابق آہستہ آہستہ وہ دن بھی آیا کہ مذہبی تعصب کم ہو گیا۔ چنانچہ ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بلخ کے علاقہ میں تین احمدی محض احمدی ہونے کے جرم میں جیل ڈالدئے گئے تھے۔ اس ظلم کی اطلاع جب ہز مجسٹی امیر امان اللہ خان بہادر والئے کابل کو پہنچائی گئی تو وہاں کے گورنر سے پوچھا گیا۔ کہ ان کا کیا جرم ہے۔ جواب دیا گیا کہ قبول احمدیت۔ اسپر پیشگاہ امیری سے گورنر بلخ کے نام مراسلہ گیا۔ کہ ان احمدیوں کو آزاد کردیا جائے۔ اور آئندہ کوئی شخص مذہب کے لئے قید نہ کیا جائے۔ مذہب پر کوئی قید نہیں۔ جو مذہب انسان چاہے۔ وہ اختیار کرے۔ گو یہ واقعہ ہماری جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن

اگر یہ واقعہ ہماری جماعت سے نہ بھی تعلق رکھتا۔ تو محض عدل و انصاف کے قوانین اور انسانیت کے تقاضا کو مدنظر رکھ کر ہز ایکسیلنسی امان اللہ خان اس پر مستحق مبارکباد ہیں۔ مگر چونکہ یہ واقعہ خاص ہماری ذات سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ اسلئے ہم امیر کے اس منصفانہ حکم پر اس کا سچے دل سے مخلصانہ طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور برملا کہتے ہیں۔ کہ یہی طریق حکمرانی ہے۔ جس سے حکومتہ پائدار اور بادشاہ ہردلعزیز ہوا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اس نیکی کا بدلہ دے۔ اور جس طرح آپ نے انصاف وعدل پر قدم مارا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کے دل کو اس حقیقت کے سمجھنے اور قبول کرنے کے لئے بھی کھولدے۔ جس کو قبول کرنے کی خاطر وہ مظلوم قید کی سزا بھگت رہے تھے ۔

منتظرین امام مہدی کی تاویلات

ہمیں ہمارے مخالف بارہا یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ ہم تاویلات کے بادشاہ ہیں۔ جس کے سامنے ہیں۔ کہ وہ کبھی تاویل نہیں کیا کرتے۔ ہم دیکھتے یکم دسمبر ۱۹۲۱ء کے "مدینہ" کے اسی مضمون میں جس کی بناء پر ۲۶ جنوری ۱۹۲۲ء کے الفضل میں ہم ایک نوٹ بعنوان "حضرت امام مہدی کے ظہور کی آخری حد" لکھ چکے ہیں۔ ان پیشگوئیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو اولیاء امت نے اپنے مکاشفات کی بناء پر اپنی کتابوں میں درج فرمائی ان پیشگوئیوں کے اپنے مضمون میں اندراج کے بعد مضمون نگار آیک آیندہ خبر کا ان الفاظ میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"اسوقت کا آجانا ہے۔ کہ قیامت کو سورج سوا نیزہ پر کھڑا ہوگا۔ حالانکہ دمشق میں رات کو سورج کے نظر آنے سے بجلی کے لمپ مراد تھے۔ جو یہاں جابجا دکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح ہوٹل میں کھانا اور چھری کانٹے کا استعمال میز پر کھانا چناجانا اور لوہے کے نب کی طرف اشارہ تھا"

کیا سوا نیزے پر سورج کے طلوع کی یہ تاویل نہیں۔ کہ اس سے مراد بجلی کے لمپ ہیں۔ اگر یہ مراد صحیح ہے اور آپ جائز سمجھتے ہیں۔ کہ کسی پیشگوئی کو اس کے اصل الفاظ کی بجائے اس کے مرادی معنوں میں سمجھا جا سکتا ہے۔ تو ہم اگر دجال کے گدھے سے ریل اور دجال کے بجائے فرد واحد کے ایک قوم۔ اور یاجوج ماجوج سے مراد انگریز۔ بڑے بڑے کانوں سے مراد تار برقی اور طلوع شمس من مغربہا سے یورپ و امریکہ میں اشاعت اسلام اور مسیح کے مال تقسیم کرنے سے روحانی علوم کا نشر مراد لیتے ہیں۔ تو اس سے ہم کیوں کافر اور مرتد اور اسلام کے دشمن ٹھہرتے ہیں ؎

کونسی بات کبھی میں نے خلاف مسلک
کس خطا پر میرے ہونٹ آج سئے جاتے ہیں

سرکاری خط و کتابت میں لفظ احمدی

ہمارے مخالفین ہمیں چڑانے کے لئے عجیب عجیب ناموں سے ہمیں یاد کیا کرتے ہیں۔ مثلاً "مرزائی" "قادیانی" وغیرہ وغیرہ گورنمنٹ کے محکمہ جات میں بھی غلطی سے بعض اوقات انہی ناموں سے مخاطب کیا جاتا تھا۔ اس لئے ہمارے محکمہ نظارت امور عامہ نے سرکار سے خط و کتابت کی۔ جس کا نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

مندرجہ ذیل ترجمہ چٹھی مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۲۱ء از جانب صاحب پرائیوٹ سکرٹری بہادر ہز ایکسیلنسی حضور گورنر بہادر بالقابہ صوبہ پنجاب جو میرے نام آئی تھی۔ برائے اطلاع عام درج اخبار فرماکر ممنون فرمائیں:۔

وھو ھذا

"بحوالہ آپ کی چٹھی نمبری ۳۲۵/۶/۶ مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۲۱ء مجھے ہدایت کی گئی ہے۔ کہ آپ کو اطلاع دوں۔ کہ اس امر کے متعلق ہدایت جاری کردی گئی ہے کہ جماعت احمدیہ اس بات کو ناپسند کرتی ہے۔ کہ اس کے ممبران کے لئے لفظ "مرزائی" یا "قادیانی" استعمال کیا جائے"۔

نیازمند
ذوالفقار علیخان ناظر امور عامہ
قادیان

قادیان کی سڑک
قابل توجہ حکام گورنمنٹ

قادیان دارالامان سلسلہ احمدیہ کا مرکز ہے۔ جو کہ تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ اسلئے علاوہ سال کے خاص ایام اجتماع کے سال کے ہر ایک حصہ میں مختلف اقطاع عالم سے لوگ یہاں آتے رہتے ہیں۔ مگر جس قدر یہ سڑک چلتی ہے۔ اور جس قدر اس پر آمد و رفت رہتی ہے۔ اسیقدر یہ سڑک خراب ہے۔ بٹالے سے قادیان تک کم و بیش گیارہ میل کا فاصلہ ہے۔ جس پر شب و روز یکے۔ چھکڑے۔ گاڑیاں چلتی رہتی ہیں۔ چونکہ سڑک خام ہے۔ اسمیں جابجا گڑھے پڑ گئے ہیں۔ اسلئے یہ گیارہ میل کا فاصلہ مسافروں کیلئے ایک صبر آزما اور اعصاب شکن ثابت ہوتا ہے۔ بسا اوقات ان گڑھوں کی وجہ سے گاڑیاں الٹ جاتی ہیں۔ اور پہیئے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور مسافروں کو مرہم پٹی کی بھی ضرورت پیش آجاتی ہے۔ علاوہ مالی نقصان کے جانی نقصان کا اندیشہ بھی لگا رہتا ہے۔ کئی دفعہ لوگوں کے اس قسم کے زخم آئے ہیں کہ انکو مہینوں علاج معالجہ کرنا پڑا ہے۔ راستہ کی خرابی کی وجہ سے یوں بھی رستہ مشکل سے کئی گھنٹوں میں طے ہوتا ہے۔ اور جب کوئی گاڑی ٹوٹ جائے۔ تو پھر اسپر اور بھی مستزاد ہو جاتا ہے۔ اسلئے اس سڑک پر گھوڑا گاڑی کی رفتار بعض اوقات پیدل انسان سے بھی کم ہوتی ہے۔ اور اس طرح ڈاکوؤں اور چوروں نے مسافروں کو اور تنگ کر رکھا ہے۔ اسلئے گورنمنٹ عالیہ کا فرض ہے کہ وہ اس سڑک کی طرف توجہ فرمائے۔ جبکہ ادنیٰ ادنیٰ مقامات کی طرف پختہ سڑکیں سرکار نے بنادی ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ قادیان کی سڑک بھی پختہ نہ بنائی جائے۔ جبکہ بلحاظ ڈاک اور دیگر قسم کی مختلف سرکاری آمدنیوں کے قادیان کئی متوسط درجے کے شہروں سے زیادہ آمدنی کا موجب ہوتا ہے۔ اگر یہ نہ بھی ہو تو یہ کیا کم ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند کے دیگر مقبوضات اور دیگر ممالک سے بے شمار آدمی یہاں آتے ہیں۔ اگر اس سڑک کی طرف توجہ نہ کی جائے تو ان لوگوں کے دلوں میں اس سڑک کی خرابی کے باعث کیا خیال پیدا ہوتا ہوگا۔ اور وہ گورنمنٹ کے حسن انتظام کے متعلق کیا سمجھتے ہونگے۔ اسلئے ہم گورنمنٹ متعلقہ سے بادب بہت درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس سڑک کی طرف فوراً توجہ فرمائے۔ اور جس طرح گذشتہ دس بارہ سال سے اس معاملہ کی طرف سرد مہری رہی ہے۔ اب نہ رکھی جائے ۔

348

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(۳ر دسمبر ۱۹۲۱ء - بعد نماز عصر)

مولوی نذیر احمد صاحب ابن مولانا حقانی (مرحوم) متعلم ٹریننگ کالج لاہور کے ہمراہ ان کے ایک غیر احمدی دوست آئے تھے۔ جو واپس جانا چاہتے تھے۔ مولوی صاحب نے عرض کی کہ حضور ان کو کوئی نصیحت فرمائیں ؛

نصیحت کس طرح ہوتی ہے

فرمایا کہ نصیحت دو طرز کی ہوتی ہے (۱) لیکچر کے رنگ میں جس میں کوئی خاص بات مدنظر ہوتی ہے (۲) یا کسی شخص کو دیکھ کر واقفیت کے بعد اس کے متعلق جو خیالات ہوں ان کے مطابق اور مناسب نصیحت کی جاتی ہے۔ میں آپ کو جانتا ہوں۔ اور ان سے واقفیت نہیں۔ اسلئے اگر نصیحت ہوگی۔ تو وہ آپ کے لئے ہوگی۔ مولوی صاحب نے عرض کیا۔ کہ حضور مجھی کو نصیحت فرمائیں۔ ان صاحب کو بھی حضور کی نصیحت سے فائدہ ہوگا ؛

کام کن حالات میں کئے جاتے ہیں

فرمایا کہ انسان بعض وقت ایک کام شروع کرتا ہے۔ اس کے متعلق دو حالتیں ہوتی ہیں۔ ایک تو وہ کام اپنی ذات میں اچھا ہوتا ہے۔ اس کے کرنے میں خواہ کتنا ہی نقصان برداشت کرنا پڑے۔ انسان اس کام سے دست بردار نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ایک اور کام ہوتا ہے۔ جس کی ذاتی خوبی کا انسان کو کچھ علم نہیں ہوتا۔ گرد وپیش کے حالات سے متاثر ہو کر ایک انسان اسکو کرنے لگ جاتا ہے۔ ایسا شخص حالات کا بندہ ہوتا ہے ؛

تحریک سوراجیہ میں شامل ہونیوالے مسلمان

مثلاً آجکل اگر سیاسیات کو ہی دیکھا جائے تو ہزارہا لوگ ایسے معلوم ہونگے۔ جو اس کے متعلق قطعی بیخبر ہونگے۔ کہ موجودہ تحریک میں ان کو کوئی خوبی معلوم ہوئی ہے جس کی وجہ سے وہ اسمیں شامل ہوئے ہیں۔ کئی لوگوں نے سوراج کا لفظ سنا ہوگا۔ مگر اس کی تہ میں جو حقیقت ہے ممکن ہے کہ وہ اس کے معنے نہ سمجھتے ہوں۔ اگر ان لوگوں سے پوچھا جائے تو وہ اول تو کہدینگے۔ کہ ہم اپنے حق کے لئے جد وجہد کر رہے ہیں۔ مسلمان جو اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔ اگر ان سے پوچھا جائے۔ کہ سوراج کے کیا معنے ہیں۔ اور اگر وہ حاصل ہو گا تو مسلمانوں کو اس سے کیا ملجائیگا۔ اگر وہ کہیں کہ اسطرح ہمارا اثر قائم ہوگا۔ اور ہم اپنے منشاء کی حکومت قائم کرینگے۔ تو یہ انکو حاصل نہیں ہو سکیگا۔ کیونکہ اگر انگریز چلے جائیں۔ تو ہندوستان میں ہندوؤں کی کثرت ہے۔ پس یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ مسلمان اپنی من مانی حکومت کر سکیں۔ بلکہ انگریزوں کے چلے جانے کے بعد ان پر ہندوؤں کی حکومت ہوگی۔ اور اگر کہا جائے۔ کہ ہر ایک شخص کو سوراج کے زمانہ میں اختیار ملجائیگا۔ کہ وہ جو چاہے کرے۔ اور اس کے افعال میں کوئی روکاوٹ نہ ہو۔ تو یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خواہ قومی حکومت بھی ہو۔ وہ بھی ہر شخص کو آزاد نہیں کر سکتی۔ کہ اس کے افعال قومی قوانین سے باہر ہوں۔ اور کچھ جو اس میں شامل ہیں۔ کہ ان کو سوراج کے زمانہ میں قوت حاصل ہوگی۔ تو یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ ان کی تعداد مسلمانوں سے بھی بہت کم ہے۔ پس بہت لوگ اس تحریک میں فیشن کے طور پر داخل ہو گئے ہیں۔ ان کو کچھ پتہ نہیں۔ کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ اس کا انجام ان کی قوم کے لئے کیا ہوگا جس کو معلوم [illegible] ہیں کہ یہ لوگ [illegible] اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور فیشن ہو گیا کہ حریت کے دعوے کئے جائیں اور غلامی سے نفرت کی جائے۔ مگر یہ لوگ غلامی سے متنفر نہیں بلکہ لفظ غلامی سے متنفر ہیں ؛

موجودہ تحریک کے محرک موجودہ حالت کو بدلنا چاہتے ہیں

اس تحریک میں شامل ہونیوالوں میں کئی لوگ اس قسم کے بھی ہیں کہ جنہوں نے گورنمنٹ کی کوئی خدمت کی اور خیال کیا کہ اس کے عوض میں انکو کوئی بڑا عہدہ یا کوئی مربع ملیگا۔ مگر ضروری نہیں کہ ہر شخص کو ضرور عہدہ ملے۔ اور مربعے بھی محدود ہوتے ہیں ہر ایک شخص کو مربع نہیں دیا جا سکتا۔ اسلئے وہ اس تحریک میں شامل ہو گیا اور سمجھا۔ کہ سوراج کے زمانہ میں اسکو یہ چیزیں ملجائینگی۔ یا مثلاً لوگ ریل میں سفر کرتے ہیں۔ ایک کمرے میں گئے۔ وہاں ایک انگریز بیٹھا تھا۔ اس نے اس میں نہ بیٹھنے دیا۔ اسلئے وہ انگریزوں کے خلاف ہو گیا۔ ایسے شخص کا اس تحریک میں شامل ہونا محض اسلئے ہے کہ وہ ان حالات کو بدلنا چاہتا ہے ؛

پس جب ہم اس تحریک میں شامل ہونیوالے لوگوں کے حالات پر غور کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ ۹۹ فیصدی لوگوں پر حالات کا بد اثر ہے۔ انکی وجہ سے وہ خود اسباب پر غور کرنے کے لئے بھی تیار نہیں۔ کہ انقلاب حکومت کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اگر غور کریگا بھی تو اتنا کہ یہ حالات نہ رہیں۔ آیندہ جو کچھ پیش آیگا۔ اسکو بھگت لینگے۔

اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ کہتے ہیں کہ کوئی کفن چور تھا وہ لوگوں کے مردوں کے کفن اتار لیا کرتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کے مرنے پر بہت گالیاں دینی شروع کیں۔ کہ یہ شخص بہت خبیث اور گندا تھا۔ اس کے بیٹے کو یہ گالیاں سنکر بہت رنج ہوا کہ جہاں سے آواز آتی ہے۔ اس کے مردہ باپ کے متعلق گالیوں ہی کی آتی ہے کہ مجھے ان گالیوں کو بند کرنا چاہیئے۔ جس کی تدبیر اس نے یہ سوچی کہ جب کوئی شخص مر جائے تو یہ کفن اتار کر لاش کو قبر سے باہر پھینک دے۔ جس کو کتے کھا جائیں۔ لوگوں کی توجہ اس سے ہٹ گئی۔ اور انھوں نے کہنا شروع کیا کہ وہ شخص اچھا تھا کہ کفن اتار لیتا تھا مردہ کو تو خراب نہ کرتا تھا۔ مگر یہ کوئی بہت ہی بدفطرت ہے کہ مردے کو قبر سے باہر پھینکدیتا ہے۔ جب لوگوں کی توجہ ہٹ گئی۔ تو اس نے کفن اتارنے چھوڑ دیے۔ پس کفن چور برا سہی۔ مگر وہ بہت ہی برا شخص ہے جو کفن بھی چورائے اور مردے کو بھی خراب کرے۔ اسی طرح انگریز برے ہی سہی مگر [illegible]

انگریزوں کے ہندوستان سے مستفید ہونے کے طریق

کیونکہ صدہا سال کی حکومت کے باعث یورپ کے لوگ جو کچھ لیتے ہیں۔ بالواسطہ لیتے ہیں۔ مثلاً ہندوستان کے خزانے سے براہ راست روپیہ انگلستان کے خزانے میں نہیں جاتا۔ اس کے لینے کے طریق کئی ہیں۔ کہیں تو برطانوی لوگ بہ تعداد کثیر ہندوستان کے خزانے سے تنخواہیں لیتے ہیں۔ کہیں سامان تجارت ولایت میں ہندوستانی مال جاتا ہے۔ اور اس کے برعکس اس طرح لے جاتے ہیں جس سے ولایت کے خزانے میں ہندوستان کا روپیہ پہنچ جاتا ہے۔ عام لوگ سمجھ بھی نہیں سکتے۔ کہ انگریز ہم سے کچھ لیتے ہیں۔ مارشل لاء میں جو کچھ ہوا۔ اسپر تحقیقاتی کمیٹی قائم کی۔ جنرل ڈائر کو یونہی بے قصور نہیں کہدیا۔ نہ اس کی طرفداری کی۔ بلکہ کمیٹی نے بہت سی شقیں قائم کردیں۔ جن کی وجہ سے جنرل ڈائر کے فعل پر بہت حد تک پردہ پڑ گیا اور لوگوں کی نظر میں جنرل ڈائر اتنا بے قصور ثابت نہ ہوا نہ اس سزا کا مستوجب جتنا اور جیسا لوگ چاہتے ہیں۔ مگر ہندو لوگ جو سینکڑوں سال سے محکوم چلے آتے ہیں۔ وہ جب ابھرینگے۔ تو [illegible]

توان کا رویہ مختلف ہوگا۔ کیونکہ جس کوئی قسم کے حالات میں رہے ضروری ہے کہ اس کے مطابق اس کی اخلاقی حالت ہو جائے۔ مثلاً اس محکومیت سے ہندوؤں میں ایک اور بات آگئی ہے۔ کہ وہ صدیوں سے تجارت پیشہ ہیں اور ہندوستان میں مسلمان تجارت پیشہ نہیں۔ اس صدیوں کے تجربہ سے ہندو تجارت کے گر کو سمجھ گئے ہیں۔ خریدار خواہ کتنا ہی اکھڑ رہا ہو مگر یہ چیزیں پیش کرتے جائینگے۔ مگر مسلمان کے خواہ فائدہ کی بات ہو بالعموم یہ خریدار سے ایسے کھرے پن سے گفتگو کریگا کہ وہ چلا جائیگا۔

انگریزی عدالتوں میں عدم مساوات

ایک سوال عدم مساوات کا ہے۔ عدالت میں انگریز کی انگریز طرفداری کریگا۔ ہندوستانی کی نہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ انگریزوں کی ہر قسم کی آبادی مل ملا کر دو تین لاکھ سے زیادہ ہندوستان میں نہیں۔ اور یہ لوگ ہندوستانیوں سے ہر جگہ الگ رہتے ہیں۔ ان کے آپس میں ملاپ کے مواقع بہت محدود ہیں۔ باوجود اس قدر بعد کے ان میں جو جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور جن میں انگریزوں کی طرفداری کی جاتی ہے۔ سال میں دو چار سے زیادہ نہیں ہوتے۔ اور حال یہ ہے کہ ہندوستانی اس قدر واقعات کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اس کے مقابلہ میں وہ کونسا مقام ہے جہاں ہندو مسلمانوں کی ملی جلی آبادی نہیں۔ اس وقت ان کی آبادی کے لحاظ سے اس قسم کے واقعات بھی کثرت سے ظہور پذیر ہوں گے۔ پھر اس کی کیا ضمانت ہوگی۔ کہ ہندوؤں کی عدالت سے مسلمانوں کو انصاف ملیگا۔ پس اس سارے جوش و خروش کی غرض محض حالات کو بدلنا ہے۔ اور یہ گرد و پیش کے حالات کا اثر ہے۔

ہمارے سلسلہ میں داخل ہونیوالے نوجوان

اسی طرح جب انسان مثلاً ہمارے سلسلہ میں داخل ہوتا ہے اسکے بھی دو ہی سبب ہوتے ہیں۔ ۱۔ تو یہ سبب ہے کہ داخل ہونے والا سمجھ جاتا ہے۔ کہ یہ سلسلہ حق بجانب ہے۔ اور اس میں جو خوبیاں ہیں وہ ان کو سمجھتا ہے۔ اور ان کے باعث اسکو اس سلسلہ سے محبت ہے۔ ۲۔ ایک اور قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ان کیلئے یہ سبب ہوتا ہے۔ کہ وہ گرد و پیش کے حالات سے متاثر ہو کر اس سلسلہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً آپ طالب علم ہیں۔ فرض کیجئے کہ آپ کو احمدی استاد کی صحبت ملی یا احمدی دوست مل گیا۔ یا والدین احمدی تھے ان کے زیر اثر آپ سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ مگر اس قسم کے لوگوں کو موقع غور کرنے کا نہیں ملا کہ وہ ذاتی طور پر فیصلہ کر سکیں۔ بہت دفعہ طالب علم بڑے بوڑھوں سے زیادہ جوش دکھاتے ہیں۔ کیونکہ طالب علم گرد و پیش کے حالات سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ محرکین عدم تعاون نے پہلے طلباء کو چنا تھا۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ کالجوں کے بہت سے لڑکے جوش میں آکر نکل گئے۔ کالجوں کو چھوڑ بیٹھے۔ مگر عدم تعاونیوں نے لڑکوں کی ایک حالت کو تو سمجھا کہ یہ جلد گرد و پیش کے حالات سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان کی تحریک ان میں کامیاب ہو گی۔ مگر وہ یہ بھول گئے۔ کہ جس قدر جلد یہ متاثر ہو کر ایک کام کرنے پر آمادہ ہو سکتے ہیں۔ اسی قدر دوسرے حالات سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ لڑکوں نے کالج چھوڑے مگر پھر اسی طرح کالج بھرے کے بھرے نظر آتے ہیں۔

پس طالب علم گرد و پیش کے حالات سے جلد متاثر ہوتے ہیں۔ اور جوں جوں طالب علم کی عمر اور علم کی ترقی کے ساتھ عقل میں بھی زیادتی اور پختگی آتی جاتی ہے۔ اسی قدر وہ کسی معاملہ پر اس کے ذاتی حسن و قبح کے باعث غور کر سکتا ہے۔ اس لئے میری ایک طالب علم کے لئے یہی نصیحت ہے کہ وہ اپنے دین کے معاملہ میں غور کرتا رہے۔ کیونکہ یہ ہمارا صیغہ دینی صیغہ ہے۔ اس لئے میں دین ہی کے متعلق اس وقت نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہر احمدی طالب علم کا یہ فرض ہے کہ وہ غور کرتا رہے۔ کہ وہ دین کے معاملہ میں جوش دکھا رہا ہے اس کا یہ جوش گرد و پیش کے حالات کے ماتحت ہے۔ یا وہ احمدیت کو سمجھتا ہے۔ کیا وہ جو دین کیلئے جوش سے کام کرتا ہے۔ اس لئے ہے کہ اس کا کوئی دوست احمدی ہے۔ یا استاد احمدی ہے۔ یا اس کے والدین احمدی ہیں۔ یا ذاتی طور پر احمدیت کو اتنا خوبیوں سے بھرا دیکھتا ہے۔ کہ اگر حالات بدل جائیں۔ دوست اور عزیز و اقارب سے اس کو اس سلسلہ کیلئے جدا ہونا پڑے تب بھی یہ اسی جوش اور سرگرمی سے دین کے کام میں دلچسپی لیتا رہیگا۔

پس چونکہ عقل یا علم ایک ہی دن میں نہیں آتا۔ بلکہ آہستہ آہستہ آتا ہے۔ اور تدریجی طور پر اس میں پختگی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو اپنے ہر قدم پر سوچ لینا چاہیئے۔ کہ وہ یہ کام کس حالت کے ماتحت کر رہا ہے۔ اگر وہ احمدیت کو اسلئے قبول کرتا ہے۔ کہ اسمیں ذاتی خوبیاں اتنی ہیں کہ اس کے لئے اگر کوئی بھی بڑے سے بڑا نقصان اٹھانا پڑے تو پروا نہ کریگا۔ تو واقعی یہ قابل قدر بات ہے۔ ورنہ اس کی حالت سیلاب میں بہتے ہوئے تنکے کی سی ہے۔ حالانکہ انسان کو مضبوط چٹان کی طرح ہونا چاہیئے۔ کہ حالات اس کو اس حقیقت سے ہٹا نہ سکیں جس پر وہ قائم ہو۔ اگر کوئی طالب علم جوش دکھاتا ہے۔ جو گرد و پیش کے حالات کے باعث ہے۔ تو اس کے جوش کی مثال یہ ہے کہ ایک کمزور بچہ زور آور کے کندھے پر سوار ہو اور ایک دوسرا مضبوط شخص اپنے قدموں پر چل رہا ہو۔ تو کوئی شخص کندھوں پر چڑھے ہوئے کو جو پیدل چلنے والے سے آگے جا رہا ہے مضبوط نہیں کہیگا۔

اس لئے میری یہ ہر ایک مومن طالب علم کو نصیحت ہے (اگرچہ عام بھی ہے اور ہر شخص کے لئے ہے) کہ وہ اپنے ہر ایک عمل میں اس بات کو ٹٹولتا رہے کہ وہ کس لئے یہ کام کر رہا ہے۔ جب وہ سمجھکر کوئی کلام کریگا حق کو قبول کریگا یا نیکی کا عمل بجا لائیگا تو اس کو اس حق اور نیکی کے عمل سے کوئی چیز نہیں پھرا سکیگی۔

مکاتیب امام (۱)

ایک صاحب کے چند استفسارات کے جواب میں حضور خلیفۃ المسیح ثانی نے لکھایا (ایڈیٹر)

کہ حسن نظامی کا گاندھی کے نسبت یہ کہنا کہ وہ مشرک یا کافر نہیں بڑی دلیری ہے۔ جس طرح مومن کو کافر کہنا خطرناک جرم ہے اسی طرح کافر کو مومن کہنا بھی خطرناک جرم ہے۔ مومن کو کافر کہنے والا کافر اسواسطے نہیں ہوتا۔ کہ وہ گالی کے طور پر کہتا ہے گالی کے طور پر کافر کہنے والا میرے نزدیک کافر نہیں ہو جاتا۔ گو وہ گنہگار ہے۔ کافر ہونے کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ دوسرے

شخص کے عقائد کو عقائد کفریہ قرار دیتا ہے۔ پس وہ شخص جو کسی ایسے شخص کو جو عقائد اسلام رکھتا ہے۔ اور کوئی کافرانہ بات اپنے عقیدہ میں شامل نہیں کرتا۔ کافر قرار دیتا ہے۔ وہ دوسرے لفظوں میں اسبات کا دعوے کرتا ہے۔ کہ اس قسم کے عقائد جو شخص رکھتا ہے۔ وہ کافر ہے۔ جس کے یہ معنے ہوئے۔ کہ اسلام سچا مذہب نہیں۔ اسی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ ورنہ یہ بات بے معنی ہو جاتی ہے۔ پس اسی اصل کے ماتحت جو شخص کسی کافر کو مومن کہتا ہے۔ اس کے اس کلام کا مطلب یہ ہو گا۔ کہ سچا اسلام درحقیقت وہی عقائد کفریہ ہیں۔ جو اس شخص میں پائے جاتے ہیں یا بصورت دیگر اسلام کفر ہے۔ اور کفر اسلام ہے۔ پس ایسا شخص بھی خدا تعالے کے حضور کافروں میں سے ہی سمجھا جائیگا۔

کیا گاندھی دل سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول سمجھتا ہے۔ اور قرآن کریم کو خدا کا کلام جانتا ہے۔ اگر ایسا ہے۔ تو اس کو اسلام کے قبول کرنے میں روک کیا ہے۔ کیوں نہیں۔ وہ اس مذہب کو سچا سمجھکر قبول کر لیتا۔ ہم تو دیکھتے ہیں کہ وہ ہمیشہ اسلام پر اعتراض ہی کرتا ہے۔ بارہا اس نے اپنی تقریروں میں بیان کیا ہے۔ کہ گو اسلام تلوار اٹھانے کی اجازت دیتا ہے۔ مگر میرے مذہب کی اخلاقی تعلیم مجھے اسبات کی اجازت نہیں دیتی۔ گویا نعوذ باللہ رسول کریم تو ایک بے اخلاق آدمی تھے۔ مگر تمام اخلاق کا نچوڑ اور خلاصہ صرف مسٹر گاندھی میں جمع ہو گیا ہے۔ ابھی زیادہ زمانہ نہیں گذرا۔ کہ اس نے لکھا تھا۔ کہ میں پکا سناتنی ہوں اور مورتی پوجا کو مذہبی طور پر صحیح سمجھتا ہوں۔ اگر مورتی پوجا والا ہندوستان میں موحد ہو سکتا ہے۔ تو ابوجہل نے باوجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا رشتہ دار ہونے کے کیا قصور کیا تھا۔ کہ اسکو مشرک سمجھا جائے۔

آپ لوگوں کو چاہیئے۔ کہ اس شورش کے زمانہ میں دوسروں کو سمجھائیں۔ اور اپنے آپ کو درست رکھیں۔ اور اگر ملک میں فساد ہو۔ تو ہر طرح گورنمنٹ کی مدد کریں۔

ہم تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خدا کی اطاعت کرتے ہیں۔ قرآن شریف فرماتا ہے۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔

ہم تو کسی شیطانی گروہ کی اطاعت نہیں کرتے۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ سال تک مکہ میں کفار کے بنائے ہوئے قوانین کی اطاعت کرتے رہے۔ یہ لوگ اس کی نسبت کیا فتوے دینگے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی ساری عمر ایک ایسی قوم کی ماتحتی میں رہے۔ جو خدا کے سارے ہی نبیوں کی منکر تھی۔ حالانکہ یہاں تو عیسائی حکومت خدا کے بہت سے نبیوں کو مانتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک کافر بادشاہ کی ماتحتی بلکہ ملازمت اختیار کر لی۔ حزقیل اور دانیال علیہم السلام کہ وہ بھی انبیاء ہی ہیں۔ انہوں نے بھی اپنی زندگیاں کفار کے بادشاہوں کے ماتحت گذاریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کئی سال تک کافر بادشاہ کے ماتحت رہے۔ حضرت یحییٰ اور زکریا علیہم السلام کافر بادشاہوں کے ماتحت رہے۔ کافروں کے ماتحت اور ان کی حکومت کی اطاعت کرتے ہوئے جس جگہ خدا ان انبیاء کو بھیجیگا۔ اس جگہ جانے کے ہم بھی مستحق ہونگے

والسلام۔

نواب الدین۔ افسر ڈاک

(۲)

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا کہ:۔ "اگر کسی کا منشاء یہ ہے کہ کھدر پہن کر انگریز تاجروں کو نقصان پہنچایا جائے۔ تو میرے خیال میں ناجائز ہے۔ لیکن اگر صرف اور صرف یہی خیال ہو کہ ہمارے ملک کا روپیہ باہر نہ جائے۔ یہاں کے کارخانوں کو فائدہ پہنچے۔ یہاں کے جو غریب لوگ چرخہ کات کر پیدا کرتے ہیں۔ ان کو فائدہ پہنچے۔ اور کم خرچ کرنے سے لوگوں کے پاس روپیہ جمع ہو کر یہاں کے افلاس میں کمی واقع ہو تو پھر ایسی نیت میں اور ان باتوں کے ہوتے ہوتے کھدر کا استعمال کیسا ہے۔ یہ جواب کہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ یہ خیال کب پیدا ہوا۔ یوں رفع ہو سکتا ہے۔ کہ جب کبھی سوال پیدا ہوتا ہے۔ تو کسی بنا پر۔ آپ ہی آپ نہیں۔ یہ سچ ہے کہ اسوقت یہ سوال ترک موالات ہی کی [illegible] وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ مگر اس میں فائدہ ضرور ہے اور وہ شخص جو سیاسی رنگ میں ان سب باتوں کا مخالف ہے مگر اس بات کو اچھا سمجھتا ہے۔ اس کا کیا فرض ہے۔ اور پھر لکھا تھا کہ اگر حکومت وقت کو فتنوں کے وقت مصیبت اور دقت کا سامنا ہو۔ تو احمدیوں کو [illegible] رہنا چاہیئے یا حکومت وقت کی مدد کرنا چاہیئے۔ اگر مدد نہ بھی مانگی جائے"۔ اس کے جواب میں حضور نے لکھوایا۔

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اسلام نے یہاں اور وہاں کا کوئی سوال نہیں رکھا۔ اسلام تمام بنی نوع انسان کو ایک چیز سمجھتا ہے۔ یہاں اور وہاں کا سوال تب پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایک چیز آنکھوں کے سامنے ہو۔ اور دوسری دور۔ اور اسوقت طبعی تقاضا کے ماتحت یہی کیا جاتا ہے۔ کہ جو نزدیک ہو۔ اسکو ترجیح دی جائے۔

اس مسئلہ کو وسیع کر کے بیان کریں۔ کہ کس طرح تفرقہ اور فساد دنیا میں پڑ جاتا ہے۔ پھر اگر یہ سوال اٹھایا جائے۔ کہ جو مسلمان پیشہ ور ہو۔ تو باقی سب مسلمان اس کا بنایا ہوا کپڑا پہنیں۔ اور اس سے آگے چلکر یہ فیصلہ کیا جائے۔ کہ تمام سادات سیدوں کے ہاتھ کا اور دیگر اقوام اپنی اپنی قوم کے پیشہ وروں کا بنایا ہوا پہنیں۔ اس طرح سے وہ وسیع اصول جن کی اسلام دنیا میں بنیاد رکھنی چاہتا ہے۔ مٹ جاتے ہیں۔ پھر ہندوستان میں کھدر ہی نہیں بنتا۔ بلکہ سینکڑوں اور کپڑے بنتے ہیں۔ یہ کس طرح سمجھا جا سکتا ہے کہ کھدر کا رواج جولاہوں کے فائدہ کے لئے ہے۔ اور [illegible] کپڑے ہیں۔ صرف گاندھی کو خوش کرنے کے علاوہ اور کوئی غرض نہیں ہو سکتی۔ اپنے ملک کو فائدہ پہنچانا اس رنگ میں بے شک مفید ہو سکتا ہے کہ ایسے [illegible] ملک کی ترقی جبکہ وہ ایک سیاست کے ماتحت ہے۔ خود [illegible] شخص کو بھی آخر میں فائدہ پہنچائیگی۔ مگر اس میں یہ [illegible] ضروری ہے۔ کہ انسانیت کے دائرہ سے انسان باہر نہ نکل جائے۔ اما بنعمت ربک فحدث کے حکم کے نیچے لباس پہنے۔ پھر بے شک جو چیز اپنے ملک کی بنی ہوئی ہے۔ [illegible]

پر ترجیح دے۔ کیونکہ جو چیز اپنے ملک کی بنی ہوئی ہے۔ اس کی فروخت کا کچھ حصہ پھر اسکو واپس ملجائیگا .. ..

یہ درست ہے۔ کہ سوال کسی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ مگر وجوہ اچھی بھی ہوتی ہیں۔ اور بری بھی۔ یہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ وجوہ کیسی ہیں۔

ایسے آدمی کے فرض کے اگر یہ معنی ہیں کہ کیا کرے تو وہ دیکھ لے۔ کہ اس کی غرض کیا ہے۔ اگر وہ پہلے ہی کھدر پہنتا تھا۔ تو پہنے۔ وگرنہ ہم سمجھیں گے۔ کہ اس کا نفس امارہ اسکو دھوکا دے رہا ہے۔ اور در حقیقت انگریزوں سے ڈر کر یا گورنمنٹ کی مخالفت سے جو اس کے دل میں پوشیدہ ہے۔ سودیشی کے نام سے انگریزی چیزوں کے بائیکاٹ کی تحریک میں حصہ لیتا ہے۔ میں یہ جواب لکھ رہا تھا۔ کہ میرے پاس تازہ الفضل پہنچا۔ جسمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک سوال ہے۔ آپ سے ایک ہندو نے سوال کیا۔ "ہمارا ملک بہت غریب ہے۔ اس کی غربت کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور سودیشی کے متعلق تحریک کریں"۔ آپ نے جواب میں فرمایا "غربت اور امارت کسی خاص ملک کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی ہر ایک ملک میں غریب پائے جاتے ہیں"۔

اپنے وطن کی چیز کا استعمال بے شک عمدہ بات ہے۔ لیکن موجودہ تحریک اپنے اندر ایک بغاوت کی خفیہ ملونی رکھتی ہے۔ اور در اصل اس تحریک کی غرض ملکی اشیاء کی ہمدردی نہیں۔ بلکہ تقسیم بنگالہ پر بنگالیوں کی ناراضگی اصل جڑ ہے۔ اور اس لئے یہ امر بخوبی معلوم ہوتا ہے غرض بیہودہ تحریک سودیشی کسی نیک نیتی پر مبنی نہ ہونے کے سبب قابل ہمدردی اور شمولیت نہیں ہے"۔

حضرت صاحب کے اس بیان سے جو کچھ میں اوپر تحریر کر چکا ہوں۔ تصدیق ہوتی ہے۔ اصل میں سچی بات یہی ہے۔ کہ یہ نفس کے دھوکے ہیں۔ چونکہ نفس ایسی بات کا اقرار کرنے سے ڈرتا ہے۔ جو اس کے دوسرے خیالات اور عقاید کی مخالف ہو۔ اس لئے وہ اس کی ایسی توجیہات کرتا ہے۔ جس سے ایک ناجائز بات جائز ہو جائے۔ حکومت وقت کی مدد اپنی مدد ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ جب کسی ملک میں امن زیادہ دیر تک رہے۔ تو وہاں کے لوگ امن سے گھبرا جاتے ہیں۔ اور ملک کے ویران ہونے اور فتنہ کے پیدا ہونے کی خواہش کرنے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح آجکل حال ہو رہا ہے۔ ہندوستان کی جسقدر ترقی نظر آ رہی ہے۔ یہ سب انگریزوں کا طفیل ہے۔ انگریزوں کا صرف اتنا قصور ہے۔ کہ وہ اس حد تک ہندوستان کو نہیں لے جا سکے۔ کہ جس حد تک پہنچنے کی خواہش انہوں نے ہندوستانیوں کے دل میں پیدا کر دی ہے ورنہ ہندوستان کو جو ترقی اسوقت حاصل ہے۔ وہ جاپان کے سوا کسی دوسرے ملک کو نصیب نہیں۔ اور جاپان کی ترقی کی وجہ اس کا مذہبی اور قومی اتحاد ہے۔ اور اس کی جغرافیکل حالت ہے۔ ورنہ کسی دوسرے ایشیائی ملک کو یہ ترقی حاصل نہیں۔

ہدایات برائے تبلیغ

(از جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم اے ناظر اشاعت)

تبلیغ کے متعلق سب سے ضروری بات یہ ہے کہ خود مبلغ کا ایمان نہایت مضبوط ہو۔ اور اسکو یہ یقین ہو۔ کہ حالات خواہ کیسے ہی مایوس کن ہوں۔ اللہ تعالیٰ رسولوں سے محبت اور ان کی تائید کرتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ دوم یہ کہ آجکل اللہ تعالیٰ اسباب پیدا کر رہا ہے کہ اسلام کا مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے ذریعہ باقی تمام مذاہب پر غلبہ اور اظہار ہو۔ لیظھرہ علی الدین کلہ۔ اور وقت بھی وہی ہے۔ سوم۔ یہ کہ اکثر لوگ حق پسند ہوتے ہیں۔ اور سچائی اگر ان پر کھل جائے۔ تو مان لیتے ہیں۔ انسان کی طبیعت کو حق کی طرف قدرتی کشش ہے۔ الست بربکم قالوا بلیٰ۔ اسلئے جیسا کہ مومن کی شان سے بعید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سے مایوس ہو۔ اسی طرح انسان سے بھی مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ ان بعض الظن اثم ان کے اظہار تعصب یا دشمنی سے گھبرانا نہیں چاہیئے یہ دشمنی اور تعصب وقتی ہوتا ہے۔ دیر تک نہیں چل سکتا۔ کیونکہ باطل اور حق میں یہ فرق بھی ہے۔ کہ باطل میں وہ استقلال نہیں ہوتا۔ جو حق میں ہوتا ہے۔ حق کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ اسمیں استقلال بھی ہو۔ کام لگاتار اور متواتر کیا جائے۔ اس لئے طبائع مایوس ہو جاتی ہیں اور نفرت دور ہو جاتی ہے۔ اور اس کے بعد ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ اس چیز سے محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ بات کو بار بار دہرایا جائے۔ تاکہ لوگوں کے سامنے وہ تعلیم یا خیال ہر وقت موجود رہے۔ اس میں یہ فائدہ ہوتا ہے۔ کہ خواہ لوگ ناپسند بھی کریں۔ وہ بات ان کے دماغ میں داخل ہو جاتی ہے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا۔ (باقی آئندہ)

فہرست نو مبایعین

(یہ نمبر شمار جنوری سنہ ۱۹۲۱ء سے شروع ہوتا ہے)

بقیہ ماہ اگست سنہ ۱۹۲۱ء

۹۰۹ - محمد شفیع صاحب کرنال
۹۱۰ - مسماۃ جنت ״
۹۱۱ - فتح محمد صاحب ״
۹۱۲ - اہلیہ ״ ״ ״
۹۱۳ - رحمت اللہ صاحب ״
۹۱۴ - مسماۃ شریفن کرنال
۹۱۵ - محمد شریف صاحب ״
۹۱۶ - محمد حبیب صاحب ״
۹۱۷ - عطا محمد صاحب ״

ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۱ء

۹۱۸ - محمد اسمٰعیل صاحب - کشمیر
۹۱۹ - [illegible] خان صاحب ״
۹۲۰ - خضر ڈار صاحب ״
۹۲۱ - نور محمد صاحب ״
۹۲۲ - غلام احمد صاحب ״
۹۲۳ - غلام رسول صاحب ״
۹۲۴ - محمد امین صاحب ״
۹۲۵ - نظام شاہ صاحب ״
۹۲۶ - خضر ولد کمال ״
۹۲۷ - عبد العزیز صاحب ״
۹۲۸ - عبد اللہ ڈار صاحب کشمیر
۹۲۹ - غلام رسول الدراجہ ״
۹۳۰ - عبد الرحیم صاحب ״
۹۳۱ - عبد الاحد ملاح ״
۹۳۲ - محمد پنڈت صاحب ״
۹۳۳ - ولی محمد صاحب ״
۹۳۴ - عبد العزیز صاحب ״
۹۳۵ - عبد الصمد صاحب علائی ״
۹۳۶ - احمد بٹ صاحب ״
۹۳۷ - سبحان بٹ صاحب ״

ماہ اکتوبر ۱۹۲۱ء

۹۳۸۔ عبدالوہاب صاحب۔ کشمیر
۹۳۹۔ عبدالسبحان صاحب۔ ״
۹۴۰۔ خیر بیگ صاحب۔ ״
۹۴۱۔ عبدالحق صاحب ضلع گجرات
۹۴۲۔ قاضی سلیم الدین صاحب۔ بھاگلپور
۹۴۳۔ چوہدری نواب دین صاحب۔ لائلپور
۹۴۴۔ چوہدری حیات خان صاحب۔ گورداسپور
۹۴۵۔ احمد خان صاحب۔ ضلع گورداسپور
۹۴۶۔ مسماۃ بسم اللہ صاحبہ۔ پٹیالہ
۹۴۷۔ الٰہی بخش صاحب ״
۹۴۸۔ علی محمد صاحب۔ ״ گورداسپور
۹۴۹۔ اہلیہ لعل خان صاحب۔ اڑیسہ
۹۵۰۔ احمد بخش صاحب۔ ملتان
۹۵۱۔ اہلیہ صاحبہ شیخ عنایت اللہ صاحب ضلع گورداسپور
۹۵۲۔ محمد حسین صاحب ״
۹۵۳۔ اہلیہ عبدالرحمن صاحب۔ پشاور
۹۵۴۔ مولوی قدرت اللہ صاحب۔ شاہ پور
۹۵۵۔ محمد حسین صاحب۔ گجرات
۹۵۶۔ اہلیہ شیخ منظور علی صاحب۔ پٹیالہ
۹۵۷۔ عبدالکریم صاحب۔ لائلپور
۹۵۸۔ ابراہیم صاحب۔ سیالکوٹ
۹۵۹۔ اہلیہ مولوی اللہ دتا صاحب [illegible]
ضلع گورداسپور
۹۶۰۔ انعام اللہ عرف نامہ۔ ضلع ہوشیارپور
۹۶۱۔ قاضی قدرت اللہ صاحب۔ پٹیالہ
۹۶۲۔ دین محمد ولد محمد بخش صاحب۔ لائلپور
۹۶۳۔ دین محمد صاحب۔ بوٹا ״
۹۶۴۔ محمد صادق صاحب ״
۹۶۵۔ اہلیہ چراغ الدین صاحب۔ ״
۹۶۶۔ محمد دین صاحب۔ ضلع سیالکوٹ
۹۶۷۔ رحمت اللہ خان صاحب۔ جالندھر
۹۶۸۔ زیتون بی بی۔ اڑیسہ
۹۶۹۔ چوہدری رحمت خان صاحب۔ گوجرانوالہ
۹۷۰۔ منشی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ״

۹۷۱۔ شیخ حیات محمد صاحب۔ لائلپور
۹۷۲۔ دل محمد صاحب ״
۹۷۳۔ محمد حیات صاحب ״
۹۷۴۔ اللہ لبھایا صاحب۔ سیالکوٹ
۹۷۵۔ سردار علی صاحب۔ لاہور
۹۷۶۔ عبدالکریم صاحب۔ لائلپور
۹۷۷۔ محمد بشیر احمد صاحب۔ گوجرانوالہ
۹۷۸۔ بابو محمد بخش صاحب ڈیرہ غازیخان
۹۷۹۔ رفیع علی صاحب ٹیلر ماسٹر برہما
۹۸۰۔ نذیر احمد صاحب۔ لدھیانہ
۹۸۱۔ اہلیہ محمد عبدالرحمن صاحب۔ کراچی
۹۸۲۔ اہلیہ کرم دین صاحب۔ لاہور
۹۸۳۔ چوہدری رحیم بخش صاحب۔ ہوشیارپور
۹۸۴۔ شادی خان صاحب۔ جالندھر
۹۸۵۔ مہرالدین صاحب۔ جالندھر
۹۸۶۔ جلال الدین صاحب۔ گوجرانوالہ
۹۸۷۔ شاہ محمد صاحب۔ گجرات
۹۸۸۔ سید محمد واجد علی صاحب۔ کٹک
۹۸۹۔ چوہدری [illegible] صاحب۔ گجرات
۹۹۰۔ اہلیہ صاحبہ ״ ״ ״
۹۹۱۔ والدہ حسن دین صاحب۔ شیخوپورہ
۹۹۲۔ اہلیہ کرم الٰہی صاحب۔ گجرات
۹۹۳۔ چوہدری مولا بخش صاحب۔ سیالکوٹ
۹۹۴۔ ہمشیرہ جناب شیر زمان صاحب۔ ہزارہ
۹۹۵۔ غلام یحییٰ صاحب ״
۹۹۶۔ مستری صدرالدین صاحب۔ گوجرانوالہ
۹۹۷۔ مہرالدین صاحب ملی۔ گورداسپور
۹۹۸۔ عبدالحمید صاحب۔ ہزارہ
۹۹۹۔ عطا محمد صاحب۔ گورداسپور
۱۰۰۰۔ مسماۃ صغرا بیگم پشاور
۱۰۰۱۔ مسماۃ امۃ اللہ ״
۱۰۰۲۔ مسماۃ کرم نور ״
۱۰۰۳۔ مسماۃ اول جان ״
۱۰۰۴۔ محمد صاحب ״
۱۰۰۵۔ منشی امیر محمد صاحب۔ ڈیرہ غازیخان

۱۰۰۶۔ نبی بخش صاحب۔ ملتان
۱۰۰۷۔ محمد علی صاحب۔ ״
۱۰۰۸۔ عبدالرحمن صاحب ״
۱۰۰۹۔ محمد پہلوان صاحب ״
۱۰۱۰۔ مسماۃ کرم بی بی ״
۱۰۱۱۔ منشی محمد یٰسین صاحب۔ آسام
۱۰۱۲۔ مرزا محمد اشرف بیگ صاحب۔ لاہور
۱۰۱۳۔ ولی محمد صاحب۔ فیروزپور
۱۰۱۴۔ عبدالشکور صاحب۔ کاٹھیاواڑ
۱۰۱۵۔ فضل الٰہی صاحب۔ کرنال
۱۰۱۶۔ منشی روئیداد شاہ صاحب۔ پشاور
۱۰۱۷۔ عزالدین صاحب۔ جالندھر
۱۰۱۸۔ قاضی محمد رمضان صاحب۔
ڈیرہ اسمٰعیلخان
۱۰۱۹۔ غلام حیدر صاحب [illegible]
۱۰۲۰۔ شیخ امتیاز علی صاحب۔ سندھ
۱۰۳۷۔ شیخ عبدالقادر صاحب۔ سیلون
۱۰۳۸۔ عبدالحمید صاحب ״
۱۰۳۹۔ محمد شمس الدین صاحب ״
۱۰۴۰۔ جمال جہاں۔ کشمیر
۱۰۴۱۔ خیر بیگ صاحب ״
۱۰۴۲۔ مصاحب علی صاحب ״
۱۰۴۳۔ دیدار بخش صاحب ״
۱۰۴۴۔ ستار محمد صاحب ״
۱۰۴۵۔ سائیں نور علی صاحب ״
۱۰۴۶۔ دین محمد صاحب ״
۱۰۴۷۔ بشیر محمد صاحب ״
۱۰۴۸۔ فیروزالدین صاحب ״
۱۰۴۹۔ غلام محمد صاحب ״
۱۰۵۰۔ ہدایت اللہ صاحب ״
۱۰۵۱۔ دوست محمد صاحب ״
۱۰۵۲۔ ثناء اللہ صاحب ״
۱۰۵۳۔ محمد خلیل صاحب۔ کوٹی ״

۱۰۲۱۔ سید برکت حسین صاحب۔ [illegible]
۱۰۲۲۔ بشیر محمد صاحب۔ ایسٹ افریقہ
۱۰۲۳۔ حمیدہ بیگم ״ ״
۱۰۲۴۔ احمد حسین صاحب ״ ״
۱۰۲۵۔ مولوی فیروز دین صاحب۔ فیروزپور
۱۰۲۶۔ چراغ دین صاحب ״
۱۰۲۷۔ محمد فضل صاحب۔ جھنگ
۱۰۲۸۔ شیخ احمد صاحب۔ ״
۱۰۲۹۔ انسان بی بی۔ بنگال
۱۰۳۰۔ رحیمہ خاتون ״
۱۰۳۱۔ عبدالباری صاحب۔ سیلون
۱۰۳۲۔ سید جلال الدین صاحب ״
۱۰۳۳۔ عبدالقادر صاحب ״
۱۰۳۴۔ بنت ناگور میرا صاحب ״
۱۰۳۵۔ بنت نینا محمد صاحب ״
۱۰۳۶۔ محی الدین قادر شاہ صاحب ״
۱۰۵۴۔ محمد رمضان صاحب۔ [illegible] کشمیر
۱۰۵۵۔ یعقوب خان صاحب ״
۱۰۵۶۔ اہلیہ صاحبہ راجہ محمد ایوب خان صاحب ״
۱۰۵۷۔ اہلیہ صاحبہ راجہ ملک امان خان صاحب ״
۱۰۵۸۔ جانا۔ کشمیر
۱۰۵۹۔ محمد عبداللہ صاحب۔ امرتسر
۱۰۶۰۔ عبدالرحمن صاحب۔ سیالکوٹ
۱۰۶۱۔ نور بخش صاحب۔ ضلع لدھیانہ
۱۰۶۲۔ خوشی محمد صاحب۔ سیالکوٹ
۱۰۶۳۔ اہلیہ میاں خدا بخش صاحب۔ گورداسپور
۱۰۶۴۔ بنت ״ ״ ״
۱۰۶۵۔ مسماۃ فضل بی بی ״
۱۰۶۶۔ طالع بی بی ״
۱۰۶۷۔ مرزا مسیح اللہ بیگ صاحب۔ پٹیالہ
۱۰۶۸۔ یٰسین خان صاحب۔ [illegible]
۱۰۶۹۔ اہلیہ صاحبہ شیخ سمیع اللہ صاحب [illegible]
۱۰۷۰۔ رحمت اللہ صاحب۔ جالندھر

(باقی)

تریاق چشم

ہمارا ایجاد کردہ مجرب تریاق چشم بڑی محنت سے قلیل مقدار میں سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہو سکتا ہے (اس لئے اب صرف چالیس خریداروں کے لئے باقی رہگیا ہے۔) جو امراض ذیل کے واسطے نہایت مفید اور تیر بہدف ہے۔

۱۔ ککرے چاہے کتنے ہی سخت اذیت رساں اور دیرینہ ہوں

۲۔ دُھند۔ غبار۔ خارش۔ شب کوری۔ آشوب۔ ضعف بصارت بوجہ ککرہ ہو۔

۳۔ گرمی کی وجہ سے آنکھیں ابل کر نہ کھلتی ہوں پھنسیاں (گوہنہ ترکیاں) نکلتی ہوں۔

۴۔ پلکیں گرگئی ہوں۔ آنکھیں سرخ رہیں اور ککروں کیوجہ سے آنکھوں میں زخم ہو جاویں۔ گیڈ اور پانی کثرت سے جاری رہے۔ شیرخوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔

بہت سے معزز اشخاص ریکے (جو دیسی اور ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس ہو چکے تھے۔) سارٹیفکٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔ جو بخوف طوالت درج نہیں کئے جا سکتے۔ صرف بطور نمونہ کے مندرجہ ذیل سارٹیفکٹ برائے اطمینان و آگاہی پبلک درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ نقل ترجمہ انگریزی چٹھی مورخہ ۴ از جانب اسسٹنٹ سرجن جلال پور ڈسپنسری بخدمت صاحب سول سرجن ضلع گجرات میں مودبانہ عرض کرتا ہوں کہ آنکھوں کیلئے خاکی رنگ کا پوڈر جو جناب نے اس ہسپتال میں ارسال فرمایا تھا اسکو بعض اشخاص پر جن کو ککروں وغیرہ کی شکایت تھی۔ استعمال کیا گیا۔ کامیاب ثابت ہوا۔ براہ کرم یہ دوائی اور بھیج دیں۔ کیونکہ بہت مفید ہے۔

۲۔ نقل ترجمہ انگریزی چٹھی مورخہ ۔ از جانب اسسٹنٹ سرجن کنجاہ ڈسپنسری بخدمت صاحب سول سرجن ضلع گجرات امراض ککروں کیلئے جو پوڈر چند دن ہوئے جناب نے اس ہسپتال میں ارسال فرمایا تھا۔ وہ اور ارسال فرما دیں۔ کیونکہ یہ بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ اگر جناب کے پاس ہو تو اور روانہ فرما دیں۔

۳۔ نقل ترجمہ انگریزی چٹھی مورخہ ۔ از جانب صاحب سول سرجن ضلع گجرات متذکرہ بالا نقول مرزا حاکم بیگ صاحب کے پاس ان کے اس پوڈر چشم کے متعلق جو انہوں نے مجھے برائے آزمائش ارسال کیا تھا۔ بھیج دیجاویں۔ دستخط صاحب سول سرجن گجرات

۴۔ نقل چٹھی ۔ آپ کا مرسلہ تریاق چشم میں نے آنکھ کے مختلف بیماروں مثلاً **بچوں۔ عورتوں** اور **مردوں** پر استعمال کیا۔ اور آنکھ کی مندرجہ ذیل بیماریوں میں اس کے استعمال کو نہایت مفید پایا۔ ککرے نئے ہوں یا پرانے تریاق چشم کے چند روز کے استعمال سے زائل ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں کی سرخی اور خارش کیواسطے اسکو نہایت مفید پایا۔ نیز آنکھوں کی دھند اور غبار کے دور کرنے میں بھی یہ دوائی نہایت مفید ثابت ہوئی ہے غرضیکہ آپکا ایجاد کردہ تریاق چشم مریضان چشم کیواسطے نعمت غیر مترقبہ ہے **خاکسار** ڈاکٹر برکت اللہ (احمدی) ریٹائرڈ سب اسسٹنٹ سرجن کوٹ فتح خان ضلع اٹک (کیمبل پور)

۵۔ نقل ترجمہ انگریزی چٹھی میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے تریاق چشم آشوب چشم کے چند بیماروں پر استعمال کیا اور مفید پایا۔ **دستخط** ڈاکٹر فضل شاہ گجرات (غیر احمدی) ایم۔ بی۔ ایل (غیر احمدی)

۶۔ نقل از اخبار نور قادیان مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۱ء جناب مرزا حاکم بیگ صاحب نے اپنا ایجاد کردہ تریاق چشم میرے پاس بغرض ریویو بھیجا۔ مجھے قریباً سات سال سے ککروں کی شکایت تھی۔ میں نے اس سرمہ کو ککروں کیلئے مفید پایا۔ اور جہانتک میرا خیال ہے نہ صرف ککروں کیلئے بلکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ اور مرزا صاحب موصوف اس تریاق چشم کے تیار کرنے پر بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ شیخ محمد یوسف ایڈیٹر اخبار نور۔

۷۔ نقل خط قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل میری بھانجی کی آنکھوں میں ککرے تھے۔ (آنکھیں بہت ہی خراب ہو چکی تھیں۔ ہر قسم کے علاج کئے بہت سا روپیہ خرچ کیا سفر بھی لمبے لمبے کئے۔ مگر فائدہ ندارد۔ والبتہ مرزا حاکم بیگ صاحب کا ایجاد کردہ سرمہ استعمال کرنے سے تیسرے دن ہی فائدہ دکھائی دینے لگا۔ حتیٰ کہ دس دن میں پلکوں پر بال بھی اگ آئے۔ اگر سرمہ کا استعمال باقاعدہ رہا تو امید واثق ہے۔ یہ مرض جڑ سے اکھڑ جائیگی۔ احباب بلا تامل اسے خریدیں۔ استعمال کریں۔ فائدہ اٹھادیں۔ **دستخط** محمد ظہور الدین اکمل قادیان ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان۔

۸۔ نقل چٹھی۔ میرے بھانجے عزیز غضنفر الٰہی خلف میاں احسان الٰہی صاحب نائب تحصیلدار مظفر گڑھ کو دیرینہ شکایت نقص بصیرت بباعث ککروں کی تھی۔ آنکھوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ یونانی و انگریزی اطباء کا جانفشانی سے متواتر دو سال معالجہ کرایا گیا۔ مگر ہر قسم کی ادویات نے غیر معمولی ناکامی کا ثبوت دیا۔ اب ناچار اپریشن کا مسئلہ زیر بحث تھا۔ کہ قدرتاً مرزا حاکم بیگ صاحب ساکن گوجرات کا شہرہ آفاق جلوہ نمودار ہوا۔ جن کے بلا مبالغہ مسلسل ہفتہ بھر کے علاج نے مسیحائی اعجاز دکھایا۔ اور ہر قسم کی تکلیف سے کلیتہً نجات ہو کر شفا ہوئی۔ اور بچہ جو دن کو بالکل پڑھنے سے معذور تھا۔ اب رات کو لمپ کی روشنی میں بلا تکلف پڑھتا رہتا ہے۔ بڑی تعریف جو علاج میں دیکھی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ بچے نے ایک دن بھی پڑھنا نہیں چھوڑا اور دوائی لگانے سے کوئی درد یا تکلیف بچے کو کبھی نہیں ہوئی۔ حقیقت میں تریاق چشم ایجاد کردہ حاکم بیگ صاحب اسم بامسمیٰ ہے۔

مرزا صاحب مذکور کا نہایت تہ دل سے شکر گذار ہو کر یہ چند حروف معہ مبلغ پچیس روپیہ بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کی برکت سے خلائق عام مرزا صاحب سے مستفیض ہو کر ان کے ثنا خواں رہے۔ مورخہ ۸ **دستخط** نظام الدین اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انجنیر گجرات (غیر احمدی)

پس جھوٹا اشتہار دیکر ہم پبلک کو دھوکہ نہیں دینا چاہتے بلکہ جھوٹا اشتہار دینے کو لعنتی کام سمجھتے ہیں۔ ہاں اگر خدا نخواستہ کسی صاحب کو تریاق چشم مفید ثابت نہ ہو تو ہم عہد شرعی و قانونی کرتے ہیں۔ کہ مریض کا حلفیہ تحریری بیان آنے پر باقیماندہ تریاق چشم کی قیمت واپس کرنے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ باقی ماندہ تریاق چشم ہمارے پاس پہنچ جاوے قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ ۵ر محصول وغیرہ (۲؍ر) بذمہ خریدار

المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم

گوجرات گڈھی شاہ دولہ صاحب پنجاب

عام برادران جماعت احمدیہ کو ایک نادر موقعہ

تمام احباب کو معلوم ہے کہ خاکسار نے قادیان میں ایک ایسی بلڈنگ بنائی ہے جس پر تمام تر روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ جس کی وجہ سے میں عرصہ اڑھائی سال سے بیکار بیٹھا ہوں اب میں دوستوں کو تین باتوں کیطرف توجہ دلاتا ہوں۔ ایک تو جو صاحب میرے ساتھ بیع سلم کرنی چاہے۔ تو اسکو کل روپیہ ۲۸ر فروری تک پیشگی دینے پر مبلغ سولہ روپیہ فی ہزار کے حساب خشت ۱۶ اول ماہ مئی۔ جون میں دیا جائیگا۔ کل جس میں دس فی صدی ۱۰ دوم ہوگی۔) ۲۔ اگر کوئی صاحب بطور تجارت روپیہ دینا چاہے۔ تو اس شرط پر دے سکتا ہے کہ کام کرنیوالا دو حصہ منافع کا حق دار اور روپیہ والے کا ایک حصہ۔ ۳۔ اگر کوئی صاحب مکان رہن یا قبضہ لینا چاہے۔ تو سات دکانیں اور ایک مکان جن کا اسوقت مبلغ بائیس روپیہ ماہوار کرایہ آتا ہے چار ہزار روپیہ کو رہن یا قبضہ دینے کو تیار ہوں۔ ۴۔ اگر کوئی صاحب اس مکان اور دوکانوں کو بیع لینا چاہے تو وہ خود دیکھ لے اور روبرو ہو کر فیصلہ کرے۔ مکان محلہ دارالفضل۔ متصل نور ہسپتال بر راستہ موضع کھارا برلب سڑک ہے۔ عمارت پختہ ہے۔ ان جملہ امور کے متعلق جو صاحب اطمینان کرنا چاہیں مجھ سے قادیان میں آکر کر لیں۔ فروری ۱۹۲۲ء کے آخر تک

المشتھر

مستری عبدالرحمن ٹھیکیدار بھٹہ قادیان ضلع گورداسپور

تلاش روزگار

بندہ محکمہ نہر پر مدت سے کام ٹھیکیداری کا کرتا ہے چنانچہ آجکل ضلع شیخوپورہ میں کام ہے۔ مگر کام قلیل ہونے کی وجہ سے التجا ہے اگر کسی احمدی بھائی انجنیر سب ڈویژنل آفیسر کے پاس کام ہو۔ تو بندہ کو یاد فرمائیگا۔ کام دیانت اور محنت سے حسب فرمائش کرونگا۔

مستری چراغ الدین احمدی موضع کوٹلی ترکھانان ڈاکخانہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

ھندوستان کی خبریں

پرنس آف ویلز کا دورہ دکن حیدرآباد۔ ۲۵ر جنوری سرکاری ضیافت کے موقع پر آج شب کو پرنس آف ویلز کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے حضور نظام نے اپنے خاندان اور حکومت برطانیہ کے اتحاد کا ذکر اور اپنے عقیدہ کا ذکر کیا۔ اس کے جواب میں پرنس نے حیدرآباد کے اتحاد کے ذکر میں اپنی ذاتی ملاقات کو مزید خوشگوار تعلقات کا موجب قرار دیا اور ۲۶ر جنوری کو شہر میں چراغاں کیا گیا۔

اندھرا پراونشیل کمیٹی کا فیصلہ عدم ادائگی ٹیکس کے متعلق مدراس ۲۶ر جنوری۔ اندھرا پراونشیل ورکنگ کمیٹی (انتظامیہ کمیٹی) کا اجلاس گنٹور میں منعقد ہوا۔ اور اس میں یہ تجویز پاس کی گئی ہے کہ ڈسٹرکٹ کمیٹی عدم ادائیگی ٹیکس کی جدوجہد کو مختلف تعلقوں میں ایک ساتھ شروع کرنیکے بجائے جیسا کہ اس کی طرف سے پہلے فیصلہ کیا گیا ہے۔ حلقوں کو محدود کرے۔

بردولی میں جارحانہ قانون شکنی کی تیاریاں گورنمنٹ متنبہ کر رہی ہے۔ اگر عدم ادائگی ٹکس کی جنگ شروع ہوئی۔ تو تمام فصل ضبط کر کے ٹیکس وصول کر لیا جائیگا۔ روئی کی فصل بردولی میں دس لاکھ کی ہے اور ٹیکس کی رقم صرف تین لاکھ پچھتر ہزار ہے لہذا گورنمنٹ کہتی ہے کہ لوگوں کے مال و اسباب کی قرقی کی ضرورت پیش نہ آئیگی۔ روئی کی فصل بیچنے سے کافی رقم مل جائیگی اور کوئی سوداگر بھی ٹیکس ادا کر کے تمام فصل پر قبضہ کر لیگا۔ رضا کاروں میں چھ سو آدمی داخل ہو گئے ہیں۔ مسٹر گاندھی اور وی جے پٹیل ۲۷ر تاریخ سے بردولی میں قیام کرینگے تا کہ اپنے سامنے عدم ادائگی ٹکس کے سب انتظامات مکمل کریں۔

کالی کٹ میں متعدد اشخاص کو قتل کر ڈالا گیا کالی کٹ۔ ۲۷ر جنوری۔ ایک کمیونیک مظہر ہے۔ کہ عبدل حاجی اور اسکے چار معتقدوں نے ایک ہندو مندر میں پناہ لیکر لڑنے کا اعلان کیا سب کو قتل کر ڈالا گیا۔ اور دو آتشین اسلحے اور پانچ تلواریں حاصل کیگئیں۔ ایک سپاہی کو سخت چوٹ آئی۔

علیگڑھ میں پرنس کا دورہ ملتوی علی گڑھ میں سرکاری طور پر پرنس آف ویلز تشریف نہ لیجائینگے۔

بہار کی گورنری کے امیدوار ہمدم کا بیان ہے کہ مندرجہ ذیل اصحاب گورنری بہار و اڑیسہ کیلئے کوشاں ہیں۔ (۱) آنریبل میاں محمد شفیع (۲) سر علی امام۔ (۳) آنریبل مہاراجہ بردوان (۴) مسٹر ولیم مارس۔

کلکتہ میں گولی چل گئی کلکتہ۔ ۲۷ر جنوری۔ کل کلکتہ سے ۱۳ میل کے فاصلہ پر ٹیٹا گڑھ کے سن کے کارخانہ میں سخت بلوہ ہوا۔ جس میں ۴ ہزار ملازمین کارخانہ نے حصہ لیا۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ منیجر اور اسسٹنٹ منیجر پر حملہ کرنے کے جرم میں دو ملازم کارخانہ گرفتار کئے گئے ملازموں نے ایک دم باہر آکر ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔ ان کی بات نہ مانی جانے پر انہوں نے سنگ باری شروع کر دی۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مسلح پولیس کے ایک درجن آدمی زخمی ہوئے۔ پولیس نے فائر کیا۔ دو ہلاک اور ۴ زخمی ہوئے۔ ۵۰ گرفتار ہوئے

کلکتہ کی عدالتیں خالی پڑی ہیں نیو امپائر کی خاص خبر ہے۔ واضح ہوا کہ سوائے ملکی مقدمات کے پولیس عدالت ویران ہو رہی ہیں صرف بعض یورپین اور اینگلو انڈین موکلوں کی بعض درخواستیں نظر آجاتی ہیں۔ یا جواب میں داخل ہوتی ہیں۔

نسلی امتیازات کی تحقیقاتی کمیٹی دہلی۔ ۲۸ر جنوری۔ آج گواہوں کے پانچویں گروہ کی شہادت ختم ہوئی اس میں مسٹر این سی گھوش بیرسٹر کلکتہ۔ مسٹر دیوی وکیل بمبئی۔ مسٹر لنگفورڈ جیمز بیرسٹر کلکتہ مسٹر اے پی سین بیرسٹر لکھنؤ اور سید وزیر حسن ایڈوکیٹ لکھنؤ تھے۔ تمام ہندوستانی گواہوں نے اس امر پر زور دیا کہ انگریزوں کے مقدمات کی سماعت جیوری کے ذریعہ ہونیکا طریقہ منسوخ کیا جائے۔ مگر مسٹر لنگفورڈ جیمز نے اس بات پر زور دیا کہ یورپین کے موجودہ حقوق دربارہ سماعت مقدمہ قائم رہیں۔ اگر کمیٹی مساوات چاہتی ہے تو حفاظتی ذرائع میں مساوات ہو یعنی یورپین اپنے موجودہ طریقہ سے مطمئن ہیں اگر ہندوستانیوں کیلئے بھی وہی طریقہ رائج کر دیا جائے۔ تو کوئی یورپین اس کی مخالفت نہ کریگا۔ یورپین جیوری کے ذریعہ سماعت کے سوال پر نہایت احساس رکھتے ہیں۔ اور وہ اپنے اس حق کو قائم رکھنے کیلئے ہر طرح کی کوشش کریں گے۔

ممالک غیر کی خبریں

مصر میں ترک موالات
لنڈن ۲۴ر جنوری:۔ قاہرہ کا تار مظہر ہے۔ کہ اس اعلان کی اشاعت کے بعد جسمیں عربی زبان کے بامحاورہ پُرزور الفاظ میں ترک موالات اختیار کرنے اور انگریزی مال بائیکاٹ کرنے کی تائید کی گئی تھی۔ سخت کارروائیاں اختیار کی جارہی ہیں۔ یہ اعلان مصری نیابت کے ارکان کی طرف شایع کیا گیا تھا۔ گورنمنٹ کی طرف سے حکم ہوا ہے۔ کہ آٹھ دستخط کنندگان کو گرفتار کر لیا جائے۔ اس کے علاوہ وہ تمام اخبارات جنہوں نے اس اعلان مذکور کو شایع کیا تھا۔ بند کر دیا جائیگا۔

مشرق بعیدہ کے مسائل
لنڈن ۲۳ر جنوری۔ واشنگٹن کا تار مظہر ہے کہ بیرن شیدہرا نے کمیٹی مشرق بعیدہ کے جلسہ میں ایک اہم تقریر کی ہے جسمیں انھوں نے بیان کیا۔ کہ جاپان کا یہ منشا نہیں کہ وہ روس میں اپنے علاقے قائم کرے۔ انھوں نے کہا کہ جونہی باقاعدہ حکومت قائم ہو جائیگی۔ جاپانی فوجیں سائبیریا سے واپس کر لی جائینگی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جزیرہ سگھالین بھی سائبیریا کے دیگر حصص کے علاقہ میں شامل کر لیا گیا ہے۔

مرض سرطان کے علاج کی تحقیقات
ایک لاکھ ڈالر کا انعام
لنڈن ۲۳ر جنوری۔ مانٹریل کا تار مظہر ہے کہ لارڈ ایتھلسٹین سیاک گل یونیورسٹی کے پرنسپل کو ایک چٹھی میں لکھا ہے۔ کہ کسی ایگلو کنیڈین یونیورسٹی کے گریجوایٹ یا طالب علم کو ایک لاکھ ڈالر کا انعام عطا کرینگے۔ اگر وہ پانچ سال کے اندر مرض سرطان کی تحقیقات کرکے اس کا علاج دریافت کر دیگا۔ اس تحقیقات کے متعلق حق فیصلہ لنڈن کے رائل طبی کالج پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس عطیہ کی تجدید بھی کی جاسکتی ہے

شاہزادی میری کی شادی
لنڈن ۲۳ر جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شہزادی میری کی منگنی ۲۸ر فروری کو ہوگی ؛

تخفیف افواج واسلحہ کا آغاز
لنڈن ۲۳ر جنوری۔ گورنمنٹ کی اقتصادی اور تخفیف افواج واسلحہ کی پالیسی کے بموجب رائیسھ ڈاک یارڈ میں احکام موصول ہوئے ہیں۔ کہ پروگرام میں تخفیف کر دی جائے۔ چنانچہ قریب تین ہزار آدمیوں کے سترہ کر دئے جائینگے۔ جو ہفتہ میں دو سو آدمیوں کے حساب سے کام چھوڑینگے اسنا میں زیادہ سے زیادہ ۲ ہزار ۶ سو آدمی کام کرینگے اور اس تخفیف پر اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ہر سال ایک لاکھ پونڈ کے مصارف کم ہو جائینگے۔

انگریزی فرانسیسی معاہدہ
پیرس ۲۴ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ موسیو پانکارے نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ انگریزی فرانسیسی معاہدہ کی میعاد عمل کو ۱۵ یا ۲۰ سال تک وسیع کر دیا جائے۔ دو کانفرنسوں کے انعقاد کا انتظام کیا جارہا ہے۔ پہلی فرانس میں منعقد ہوگی۔ جسمیں برطانی۔ فرانسیسی اور اطالی وزرائے خارجہ مشرق قریب میں امن قائم کرنے کی کوشش کرینگے اور دوسری جو لارڈ کرزن اور نمائندگان فرانس وسپین کے درمیان انعقاد پذیر ہوگی۔ جنیوا کے مرتبہ کی تعیین کریگی

روسی جنگ بھی کرنا چاہتے ہیں۔ اور صلح بھی
پیرس ۲۵ر جنوری۔ بیروت سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ معتقدین سنوسی وسیتان میں غیر ممالک کی حکومت کے خلاف تبلیغ واشاعت کر رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ روس کی فوجی تیاریوں کی وجہ سے ترکوں نے محاذ قفقاز کو مضبوط کر لیا ہے اور مزید افواج بھیج رہی ہیں ؛

آئرلینڈ میں ہڑتال
لنڈن ۲۵ر جنوری۔ حکومت آئرلینڈ کو جو سب سے آخری مشکل پیش آئی ہے۔ وہ ڈبلن اور جنوب مشرقی ریلوے پر ہڑتال ہے۔ جس کی بنا ایک کلرک کی تبدیلی ہے۔ ڈبلن اور واٹرفورڈ کے درمیان سب اسٹیشن بند ہوگئے ہیں ؛

جاپان اور روس کے تعلقات
واشنگٹن ۲۴ر جنوری
جاپان نے آج کانفرنس میں تسلیم کیا۔ کہ وہ روس میں ملک گیری کی ہوس نہیں رکھتا اور بیان کیا۔ کہ جونہی سائبیریا میں مستقل حکومت قائم ہو جائیگی۔ جاپانی فوجیں واپس بلالی جائینگی ؛

شانٹنگ کی تمک کی کانیں
واشنگٹن ۲۴ر جنوری۔ چین اور جاپان میں شانٹنگ کی تمک کی کانوں کے متعلق ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس کی رُو سے جاپان یہ کانیں چین کے پاس فروخت کر دیگا ؛

مصری لیڈروں کی گرفتاری پر کوٹ سکون
قاہرہ ۲۵ر جنوری۔ اعلان ترک موالات پر دستخط کرنے والوں کی گرفتاری کے بعد کسی قسم کا [illegible] فساد نہیں ہوا۔ البتہ معمولی معمولی واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں ان میں اہم ترین واقعہ ۲۵ر جنوری کی رات کو ایک برطانی فوجی افسر کا مجروح ہونا ہے۔ حملہ آور بچ نکلا ہے۔ دسمبر کے فسادات کے دوران میں ایک سو آٹھ اشخاص گرفتار کئے گئے تھے۔ ان پر فوجی عدالت میں مقدمات چلائے گئے اکیاون کو نو نو ماہ کی قید کی سزا دی گئی ہے ؛

بولشویک حکومت کے نمائندوں کی شرکت
واشنگٹن ۲۶ر جنوری۔ مسٹر گومپرس نے جمہوریہ امریکہ کی حزب العمال کی طرف سے جناب ہارڈنگ صدر جمہوریہ امریکہ کی خدمت میں جمہوریہ امریکہ کے جنوا کانفرنس میں شرکت پر احتجاج کیا ہے۔ اس احتجاج کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کی رائے میں بولشویک نمائندوں کی موجودگی سے بولشویک حکومت مسلمہ حکومت مان لی جائیگی ؛

کاشغر میں برطانی قونصل جنرل
لنڈن ۲۴ر جنوری۔ مسٹر کلدربوٹ پرسیول سکرائن قونصل جنرل مقیم کاشغر مقرر ہوئے ہیں۔ آپ کرمان میں قونصل تھے۔ اور کوئٹہ پشین میں پولیٹکل ایجنٹ رہ چکے ہیں ؛

پاپائے روم کی تجہیز وتکفین کے مراسم - روما ۲۴ر جنوری متوفی پاپائے روم کی تجہیز وتکفین کی رسم آج نہایت شان وشوکت سے انجام دیگئی۔

گفت وشنید کا دروازہ پھر کھلا
پیرس ۲۵ر جنوری۔ یکم فروری موسیو پانیکارے سے لارڈ کرزن اور ڈیلا ٹارڈ کے باہمی مشورہ کیلئے مقرر کیگئی ہے۔ مشرق قریب کے سلسلہ گفت وشنید کیلئے ... ؛